فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم : بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۲۶ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۲۶ اگست ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۹۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

دُعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے

دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر ہو سکتا ہے

"دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اِس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئیے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اور صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں۔ مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا) نے ہمارے لئے قربانی دے دی ہے۔ انہوں نے اس پر بھروسہ کر لیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اُٹھا لئے ہیں۔ پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کے لئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازش کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری اور جواب دہی کو سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمّہ تصوّر کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا۔ اس نے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اُٹھا لئے ہیں اور اِس طرح پر اس کے ذمّہ کوئی جواب دہی نہیں تو اس کے دل میں تحریک کس طرح ہوگی اس نے اَور شَے پر بھروسہ کر لیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے وہ دُور چلا گیا ہے۔

غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس کے دل میں وہ رقّت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہو سکتی اور کسی طرح پر اسکے گناہ معاف نہیں ہو سکتے وہ دعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جونوں کے چکّر میں جانا ضروری ہے اور بیل، گھوڑا، گدھا، گائے، کُتّا، سؤر وغیرہ بننا ہے۔ وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۳)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بدستور ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• مکرم مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ مقیم جہلم گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بخار ہلکا ہلکا رہتا ہے کبھی اُتر بھی جاتا ہے لیکن پھر چڑھ جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• جن قائدین مجالس نے ابھی تک خدام کے مرکزی امتحانات کے جوابی پرچے نہ بھجوائے ہوں وہ فوری طور پر ارسال کر کے ممنون فرماویں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ کی تاریخوں میں تبدیلی

ماہِ اخاء/ اکتوبر میں ملکی انتخابات ہونے کی وجہ سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵ اور ۲۶ اخاء بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔ اب یہ انتخابات ماہ فتح/ دسمبر تک ملتوی ہو چکے ہیں اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا پندرھواں سالانہ مرکزی اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار کی بجائے ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔ تبدیلی صرف ایک روز کی ہے مجالس اس کو نوٹ فرمائیں نیز کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس بابرکت اجتماع میں شامل ہو کر استفادہ فرماویں۔

قائمقام نائب صدر
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ظہور ۱۳۴۹ ہش

قرآنِ کریم متقیوں کی ہدایت کیلئے ہے

اس امر کو تو ہر صاحب فہم وعقل مسلمان عالم نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ بہانگِ دُھل اس کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک مسلمان قرآن و سنّت پر عامل نہیں ہوں گے اس وقت تک ان کی موجودہ نکبت اور زوال دُور نہیں ہو سکتا لیکن یہ حیرت ناک ہے کہ جو لوگ اس بارے میں کوئی قدم اٹھاتے ہیں اور اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش کرتے ہیں تو سب سے بڑی غلطی وہ یہ کرتے ہیں کہ قرآن کریم کو اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور یہ معلوم کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتے کہ جس خدا تعالےٰ نے اسلام کو نازل کیا ہے اس نے اس کی تجدید کا بھی کوئی طریق ضرور بتایا ہوگا۔

سب سے پہلی بات اس میں جو زیرِ غور رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے شروع میں بتا دیا ہے کہ قرآن کریم

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی یہ کتاب صرف ان لوگوں کی راہنمائی کرتی ہے جو متقی ہیں۔خود اس ایک لفظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کسی طرح بھی اُوپر سے لادینی ازموں کی طرح ٹھونسا نہیں جا سکتا بلکہ ضروری ہے کہ اسلامی نظام کو چلانے والے متقی ہوں اور تقوی اللہ سے سرفراز ہوں جس کی نشانی اللہ تعالےٰ نے یہ بتائی ہے کہ وہ نماز قائم کرتے اور فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہوں۔

آج جس بات کو نئے قسم کے اسلامی مجددین جس بات کو نظر انداز کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی کتاب قرآن کریم سے کوئی ہدایت نہیں لیتے بلکہ لادینی "ازموں" کی مثالیں دے کر اسلام کو زندہ کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔

بیشک اسلامی نظام کے بغیر دنیا کے مسائل حل نہیں ہو سکتے اور نہ دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ آخر اسلامی نظام انسان کے بنائے ہوئے نظاموں سے کس امر میں اختلاف رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کا بنایا ہؤا کوئی نظام اسلامی نظام سے لگا نہیں کھا سکتا۔ بات واضح ہے کہ لوگوں کے بنائے ہوئے نظام محدود عقل اور محدود علم کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اگر موجودہ زمانے کے دانشوروں نے فلسفہ اور سائنس میں بظاہر بڑی ترقی کر لی ہے لیکن اللہ تعالےٰ فاطر السمٰوٰت والارض کے مقابلہ میں ان کا علم ذرا بھی وقعت نہیں رکھتا۔ظاہر ہے انسانی تدابیر اپنے علم سے باہر نہیں جا سکتیں مگر فاطر السمٰوٰت والارض ہی انسانی فطرت کے مضمرات کو جانتا ہے اور اس لئے اس کا بتایا ہؤا نظام خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے وہی بہترین نظام ہو سکتا ہے۔

انسان بڑے غور وخوض اور تجربات کی بناء پر ایک نتیجہ پر پہنچتے ہیں پھر وہ اس کی تدوین کرتے ہیں اور اقوام اس کو رائج کر کے آزمائش کرتی ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کی ناکامی خودبخود واضح ہو جاتی ہے۔انسانوں نے حکومت کی ہزاروں صورتیں اختیار کی ہیں چنانچہ جمہوریت بھی ایک طرزِ حکومت ہے جو آجکل بہت ہردلعزیز ہے۔مگر جمہوریت نے بھی اتنے پہلو بدلے ہیں کہ خود جمہوریت نواز لوگوں میں طویل بحثوں کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اب جمہوریت انسانوں کا بنایا ہؤا ایک طریق ہے جس کی کئی صورتیں ہیں۔ہر ملک کی جمہوریت دوسرے ملک کی جمہوریت سے الگ ہے مگر کتنی حیرت ہے کہ بعض کوتاہ اندیش لوگ جمہوریت کو اسلام میں گھسیڑنا چاہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اس طرح سے اپنے برسرِ اقتدار آنے کی توقع رکھتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے یہاں تک جسارت کی ہے کہ اسلامی قانون پاکستان میں اکثریتی فرقے کی فقہ کے مطابق بنایا جائے گا حالانکہ دین میں اکثریت اور اقلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس میں تو حق اور باطل کا سوال پیدا ہوتا ہے اور خواہ حق پر ایک شخص بھی قائم ہو اس کی رائے باطل پر بھاری ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کسی امر میں اکثریت کو قاضی نہیں بنایا اور امیر پر چھوڑ دیا ہے کہ مشورہ کے بعد وہ خود فیصلہ کرے کہ حق بات کیا ہے ؟

بن بُلائے بھی ہم آئے تو یہ دَر باز ملا

ساقیا! گوش ہیں ہم ساغرِ آواز لنڈھا
مطربا! نغمۂ فردوسِ فسوں ساز سُنا
دِلربا! رُوح کو گرما دلِ مُردہ کو جِلا
قُم کی گلبانگ سے اپنا لبِ اعجاز ہلا
مہوشا! پُھول کِھلا چاندنی ہر سُو پھیلا
نخلِ امّید کو پھل لانے کے انداز سِکھا
واقفِ سُود و زیاں ہیں ابھی اہلِ مکتب
سیّدا! قافلۂ ہوش کو جانباز بنا
ڈالیں گے اہلِ جنوں تیرے ستاروں پہ کمند
جذبۂ شوق کا اِک بار انہیں راز بتا
"کون ہوتا ہے حریفِ مئے مردافگنِ عشق"
کچھ اُٹھا بھی تو ہمیں سے ہے ترا ناز اُٹھا
ہم ہیں میخانۂ محمود کے پینے والے
وہی رس گھول ہمیں تو اُسی انداز پلا
دِل ہے اللہ کا گھر نعرہ ہے للکارِ نبی
دل سے دل تُو مری آواز سے آواز ملا
ایک چوکھٹ ہے نصیرؔ ایسی کہ ہر بار جہاں
بِن بُلائے بھی ہم آئے تو یہ دَر باز مِلا

(ڈاکٹر) نصیر احمد خان۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایبٹ آباد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

مختلف وفود کی آمد، انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، اہم ارشادات!

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

ایبٹ آباد ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مؤرخہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ ظہور کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

مؤرخہ ۱۸ ظہور۔ مغرب کی نماز کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تھوڑی دیر تک احباب میں رونق افروز رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے افریقی ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حق میں ایک رو چلا دی ہے بعض حکومتوں اور پیرا ماؤنٹ چیفس کی طرف سے مہیا کی جانے والی سہولتوں کے علاوہ بعض سرکردہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثیر رقم جمع کر کے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ان کے علاقے میں بھی میڈیکل سنٹرز کھولے جائیں۔

بنکوں کے عام لین دین کے ذکر پر حضور نے انگلستان کے بنکوں کے طریق کار بالخصوص ادائیگی میں غیر معمولی سہولتوں پر اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی ساکھ کو قائم رکھنے کے لئے اعتماد بھی کر لیتے ہیں۔ اس طرح انہیں بعض دفعہ نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن جتنی فیصدی نقصان ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ وہ نفع کما لیتے ہیں۔ آکسفورڈ میں زمانہ طالبعلمی کے بعض اور واقعات کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا اگرچہ اب تو ان کا معاشرہ رُو بہ زوال ہے لیکن پھر بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مجموعی طور پر ان کا حسن سلوک، ہمدردانہ رویّہ اور وقت کی پابندی قابل رشک ہے۔ فرمایا وہ عموماً اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ کسی کو فائدہ پہنچ جائے نقصان نہ پہنچے مثلاً وہاں کا دھوبی صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کرتا کہ کپڑے دھوئے اور وقت پر لا کر دے دے بلکہ اگر بٹن ٹوٹ جائے تو بٹن لگا کر اور اگر کپڑا پھٹ جائے تو اسے رفو کرا کے لاتا ہے تاکہ بوقت ضرورت یہ چھوٹی سی کمی بھی کسی کے لئے وقت اور پریشانی کا باعث نہ بنے۔

مورخہ ۱۹ ظہور۔ نماز مغرب کے بعد جب حضور احباب میں تشریف فرما ہوئے تو ایک دوست کے عرض کرنے پر کہ الزام تراشی موجودہ ملکی سیاست کا جزو بن گئی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا۔ جمہوریت پسند ملکوں میں ایک دوسرے پر گند اچھالنا تو وہاں کسی کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا۔ فرمایا انتخابی مہم میں زیادہ تر پارٹی اور اسکے پروگرام کو زیر بحث لانا چاہیئے۔ ہمارے عوام بڑے اچھے ہیں، عقل و خرد رکھتے ہیں لیکن تعلیم سے محروم ہونے کی وجہ سے ان کی صلاحیتیں اب تک کما حقہٗ اجاگر نہیں ہو سکیں۔ فرمایا یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ہمارے ووٹر کسی بھی جمہوری ملک کے ووٹروں سے عقل و فہم میں کم نہیں ہیں لیکن چونکہ اکثریت ان پڑھ ہے اسلئے صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ جذبات کی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔ یہ سیاستدانوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کے جذبات سے کھیلنے کی بجائے ان کی صحیح رہنمائی کریں۔ تاکہ وہ ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنیں۔

مؤرخہ ۲۰ ظہور مخترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادگان چند دن تک قیام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں اور مکرم مولوی عبد الشکور صاحب سابق مبلغ سیرالیون حضور کے ارشاد پر آج صبح ہی یہاں پہنچے تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں ملاقات کا شرف بخشا۔ نماز ظہر کے بعد حضور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب میں تشریف فرما رہے اور فرمایا یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحیثیت اُمتی نبی آپؑ کے صاحب وحی والہام ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں مگر یہ اس بات کو نہیں سوچتے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ نہ ہوتا تو مولوی آپؑ پر کفر کا فتویٰ کیوں لگاتے۔ انہوں نے تو آپؑ کے اسی دعویٰ کو وجہ کفر بنا کر آپؑ کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اور پھر واقعات نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپؑ اپنے اس دعویٰ میں سچے تھے۔ آپؑ نے جو پیشگوئیاں کی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ بشارت دی ہے کہ وہ آپؑ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ چنانچہ آپؑ کی یہ آواز برصغیر پاک و ہند سے نکل کر ہزاروں میل دُور افریقہ تک بھی جا پہنچی۔ آپؑ کے خدام کی تبلیغ سے ہزاروں لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اسلام کے یہ شیریں ثمرات آپؑ کے دعویٰ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔

محترم یوسف یاسین صاحب آف غانا (متعلم جامعہ احمدیہ) اور محترم بانو حمید صاحب دار السلام (مشرقی افریقہ) (متعلم ٹی۔ آئی کالج ربوہ) بھی نماز میں موجود تھے۔ نماز کے بعد حضور ان سے بھی وہاں ان کی زبان اور ملکی حالات پر گفتگو فرماتے رہے اور پھر انہیں شرفِ مصافحہ بخشا۔

ضمناً یہ عاجز اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے افریقن دوست جب کبھی حضور کی ملاقات کے لئے آتے ہیں سیدنا حضور ایدہ اللہ ان کے حق میں مجسّم پیار بن جاتے ہیں۔ ایک مہینے سے زائد عرصہ ہونے کو ہے کہ غانا مغربی افریقہ سے آنے اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم پانے والے تین طلبہ (محمد بن صالح، ابراہیم بن یعقوب اور احمد جبرائیل سعید) جو ایبٹ آباد میں موسمی تعطیلات گزارنے کے لئے آئے تھے حضور نے ازراہِ شفقت انہیں اپنے پاس ٹھہرایا ہوا ہے۔ ایک دن ظہر کی نماز کے وقت باہر سے تشریف لانے والے ایک دوست سے فرمایا۔ آپ نے میرے بچوں کو دیکھا ہے؟ وہ ہکا بکا ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ فرمایا یہ دیکھیں آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان افریقن بچوں سے پیارے آقا (اطال اللہ بقاءہٗ) کی اس انتہائی شفقت اور غیر معمولی پیار کے اظہار پر تمام حاضرین بے حد متاثر ہوئے۔ انہیں چونکہ پاکستان میں آئے ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ چنانچہ ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ چونکہ انہیں پاکستان آئے ہوئے قریباً چھ ماہ ہوئے ہیں اس لحاظ سے گویا یہاں یہ چھ ماہ کے بچے ہیں۔ اتنی چھوٹی عمر کے بچے کو ماں اپنی گود میں رکھتی اور اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی اسلئے میں نے بھی ان بچوں کو اپنی نظروں کے سامنے رکھا ہوا ہے تاکہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حضور ازراہِ شفقت ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ کوئی تقریب ہو تو حضور انہیں بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو واپس ربوہ جا چکے ہیں اور باقی دو ابھی تک یہیں مقیم ہیں۔

اسی روز پچھلے پہر مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تشریف لائے۔ محترم میاں عبد السمیع خان صاحب نون، شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ اور قریشی محمود الحسن صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ احباب میں تشریف فرما رہے اور سرگودھا سے آنے والے دوستوں سے وہاں کے تبلیغی اور تربیتی امور دریافت فرماتے رہے۔ حضور نے اس موقعہ پر احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ تربیت میں پروان چڑھنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں کو مشعلِ راہ بنائیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے خون سے اسلام کے درخت کی آبیاری کی اور وہ دین کی سربلندی کے لئے آخری دم تک سینہ سپر رہے۔ فرمایا ان صحابہ کرامؓ کی تعداد

دس پندرہ ہزار سے زیادہ نہ تھی مگر وہ اسلامی فوجوں کی روح اور جان تھے۔ انہوں نے اپنی ٹوٹی پھوٹی تلواروں کے ساتھ تعداد میں اپنے سے چار چار پانچ پانچ گنا زیادہ اور سرتاپا مسلح دشمن کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور تھوڑے سے عرصہ میں دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اس عظیم انقلاب کے پیچھے ان کی پختگی ایمان، جرأت اور دلیری، قربانی اور ایثار کی روح کام کر رہی تھی۔ ایمان میں اسی اخلاص، قربانی کی اسی روح اور فدائیت کے اسی جذبے کی آج بھی اسلام کو ضرورت ہے۔ اس کے بغیر نہ دلائل ہمارے کام آ سکتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی تائید شامل حال ہو سکتی ہے۔ فرمایا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ہمارے لئے یہ ازبس ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کے میدان میں پورے اعتماد اور کامل یقین کے ساتھ آگے بڑھیں۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کی تائید ہمارے شامل حال ہے، اس کے فضل بارش کی طرح ہم پر نازل ہو رہے ہیں، بے سروسامانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ہمیں بے شمار ترقیات عطا کر رہا ہے تو پھر دنیا کی یہ مخالفتیں ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہیں۔ یہ کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ آپ نے فرمایا اصل پیار تو اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ حقیقی عزت تو اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے کیونکہ وہی عزت کا سرچشمہ اور منبع ہے۔ اسلئے ہمیں مخالفین کی باتوں پر کبھی غصہ نہیں آنا چاہیئے۔ نفرت اور حقارت کی بجائے اُن سے ہمدردی اور حسن سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ انکی اسّی ۸۰ سالہ مخالفتیں اور کفر کے فتوے ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکے تو اب بھی ان کی مخالفتوں اور تکفیر بازی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضور نے فرمایا ہم تبلیغ اسلئے نہیں کرتے کہ جماعت احمدیہ مضبوط ہو اور اسلام کو کامل غلبہ نصیب ہو بلکہ ہماری تبلیغ کا یہ مقصد ہے کہ دنیا غضب الٰہی سے بچ جائے، اسلام کے نور سے منور ہو اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق الٰہی فضلوں اور نعمتوں سے حصہ پائے +

قسط ۲

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی بلند شان

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

جب مہاجرین ہجرت کے بعد مدینہ آئے تو انصارِ مدینہ نے ان کیلئے اپنے مال پیش کر دیئے اور یہ جذبۂ ہمدردی کچھ اس قسم کا تھا جس کی مثال صحابہؓ میں ہی ملتی ہے۔ انسان صدقہ کرتا ہے، خیرات کرتا ہے، دوسرے کی امداد کرتا ہے تو اپنے مال سے ایک حصہ کاٹ کر اور اپنے نفس پر جبر کر کے کرتا ہے اور کسی حد تک اُسے اس مال کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے لیکن انصار نے جب مال خرچ کیا تو ان کے اندر یہ احساس بھی پیدا نہ ہوا انہوں نے سمجھا گویا یہ مال ان کا تھا ہی نہیں کہ انہیں اس کی کوئی حاجت محسوس ہو۔ باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض غریب اور مفلوک الحال تھے لیکن انہوں نے اپنی ذات اور اپنی بیویوں اور اولاد پر مہاجرین کو ترجیح دی اور جس شخص کو بخل سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب و بامراد ہوتا ہے اسلئے صحابہؓ کرام کے گروہ کیلئے کامیاب و بامراد ہونا ہی مقدر ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ صحابہ کرامؓ دن اور رات خدا تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود میں بسر کرتے ہیں اور اس کا فضل تلاش کرتے ہیں اور اس کی رضا کے لئے ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں اور ان کی اس پاکیزہ زندگی کا نشان خود اُن کے چہروں سے عیاں ہوتا ہے۔

اپنی انہی خوبیوں، قربانیوں اور ایثار کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہوئے اور اس نے انہیں اپنی رضا کی خلعت پہنا دی۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ (البیّنۃ)

اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

یہ ایک عظیم الشان خطاب ہے جو صحابہ کرامؓ کو ملا۔ دنیا میں حکومتیں بعض لوگوں کو خطاب دیتی ہیں لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ادنیٰ سی ناراضگی کی وجہ سے وہ خطاب چھین لئے جاتے ہیں، یا حکومت میں انقلاب آ جاتا ہے تو دوسری حکومت ان خطابوں سے محروم کر دیتی ہے۔ پھر موت کے بعد تو انسان اس مفاد سے محروم ہو ہی جاتا ہے جو اس خطاب سے وابستہ ہوتا ہے لیکن یہ خطاب اتنا عدیم المثال ہے کہ دنیا میں ہزاروں انقلابات آئے، حکومتیں بدلیں، حوادث رونما ہوئے، مگر یہ خطاب صحابہؓ سے واپس نہ لیا گیا۔ اب بھی جب ان کا ذکر آتا ہے تو ہم محبت اور احترام کے جذبات کی وجہ سے ان کے متعلق رضی اللہ عنہم کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے فَلْيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ پر پوری طرح عمل کیا۔ اور خدا تعالیٰ انہیں مجسم اطاعت بنے ہوئے دیکھ کر آسمان پر خوش ہوا۔ اور جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کے انعام سے انہیں نوازا اور مذہب نام ہی اس بات کا ہے کہ بندہ اللہ سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ بندہ سے راضی ہو۔ انسان کے اعمال ایسے ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رضا اُسے حاصل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا سلوک اس سے یہ ہو کہ وہ اس پر اپنے انوار و برکات کی بارش برسا رہا ہو ؎

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

مذہب کی یہ غرض ہمیں صحیح اور مکمل طور پر پوری ہوتی صرف صحابہ کرامؓ کی شکلوں میں ہی نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"صحابہ کرامؓ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا کہ انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی آواز آگئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہؓ کو حاصل ہوا یعنی اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکل، تبتّل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے۔ جہاں پہنچ کر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ پر راضی ہونا یہ موقوف ہے بندے سے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔"

(الحکم ۱۳ مئی ۱۹۰۵ء)

فرمان خداوندی

حسد

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

.... وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

اِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق)

میں مخلوقات کے رب سے اس کی پناہ طلب کرتا ہوں اور اسکی ہر مخلوق کی ظاہری و باطنی برائی سے بچنے کے لئے ... اور ہر حاسد کی شرارت سے بھی جب کہ وہ حسد پر تُل جاتا ہے +

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع مرکزی میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کے نام

قائمقام نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پیغام

مورخہ یکم و ۲ ظہور ۱۳۴۹ش کو مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا تربیتی اجتماع بمقام حیدرآباد منعقد ہوا۔ اس موقع پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار کو جو پیغام بھجوایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

محترم انصار بھائیو!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے اس اجتماع کو ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

انصار اللہ کے لئے پیغام تو اللہ تعالیٰ نے خود دے دیا ہے جو ان الفاظ میں ہے

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت میں آگے قدم بڑھاتے رہو گے تو خود اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دیگا۔

یوں تو ہر مومن انصار اللہ میں شامل ہوتا ہے لیکن اسلام کے دور اوّل میں بھی انصار کی ایک خاص اصطلاح قائم ہوئی تھی۔ جن کی خصوصیات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ ان لوگوں نے ایمان لا کر مدینہ کے دروازے مہاجرین کے لئے کھول دئے اور ان بے وطن بھائیوں کو اس طرح آباد کیا اور ایسی محبت اور مؤاخات قائم کی کہ انہیں کبھی یہ محسوس نہ ہوا کہ وہ بے وطنی کی حالت میں ہیں اور انصار نے لوگوں نے اسلام کے لئے بے نظیر اور بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ انہی میں سے ایک بزرگ نے یہ زریں اور تاریخی فقرہ کہا تھا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں لڑیں گے آپ کے بائیں لڑیں گے آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ دشمن آپ تک نہ پہنچ سکیگا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو نہ روندے۔ یعنی ہم اپنی زندگی میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند نہ پہنچنے دیں گے۔

اسلام کے اس دور آخری میں پھر انصار اللہ کی ایک خاص اصطلاح قائم ہوئی ہے جو ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو ابتداءً داخل سلسلہ ہوتے یا ان کی عمریں چالیس سال سے زائد ہیں ان انصار کی ذمہ داریاں بھی وہی ہیں جو تمام الٰہی جماعتوں کی ہوتی ہیں۔ بالخصوص جس طرح پر انصار اللہ مدینہ رضی اللہ عنہم نے قربانیاں دی تھیں اسی رنگ پر ہم سب کو قربانی پیش کرنی چاہئیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی انصار اللہ قرار پائیں اور اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہم سب کو نوازے اور اپنی رحمتوں کا وارث کرے۔ آمین

(ابوالعطاء)

اجتماع انصار اللہ ضلع سکھر

محترم قائمقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مجالس انصار اللہ ضلع سکھر کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰ ستمبر/تبوک کو بمقام فضل عمر ماڈل فادم قاضی والا منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے علمائے کرام تشریف لائیں گے مجالس سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوستوں کو شمولیت کے لئے بھجوائیں تاکہ وہ اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرا لڑکا بوجہ ٹائیفائیڈ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے بیمار ہے احباب صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (سردار محمد کاتب الفضل)

ہفتہ تحریک جدید برائے لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ سرگرمیوں میں ایک ضروری کام تحریک جدید کا چندہ بھی ہے اور عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی پورے طور پر کریں کہ ہر وہ بہن جو کم از کم دس روپے چندہ سالانہ دینے کی استطاعت رکھتی ہے۔ وہ ضرور اس چندہ میں شمولیت کرے اور ہر سال چندہ میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد بڑھتی رہے۔ پھر یہ جائزہ لینے رہنمان کا کام ہے کہ ان کے شہر قصبہ یا گاؤں کی جن خواتین نے تحریک جدید کے لئے وعدے لکھوائے ہیں وہ سو فی صدی وصول ہو گئے ہیں یا نہیں۔ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کرنا ان کے ذمہ نہیں سوائے اس کے کہ ان کو اپنی جماعت کے مقامی پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال کی طرف سے اس کی اجازت حاصل ہو۔ لیکن چندہ تحریک کی سو فیصدی وصولی کی کوشش کرنا۔ تحریک جدید میں شمولیت کے لئے بہنوں اور بچیوں میں تحریک کرنے رہنمان کا فرض اولین ہے اور سالانہ رپورٹ میں انکی کارگزاری پر نمبر لگاتے وقت اس کام کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے کہ ان کے شہر میں کتنی خواتین چندہ تحریک جدید میں حصہ لیتی ہیں اور سال رواں میں کتنی نئی خواتین نے ان کی تحریک پر اس چندہ میں شمولیت کی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی اہمیت کو کتنے زوردار الفاظ سے واضح فرمایا ہے اور حیثیت رکھتے ہوئے نہ شامل ہونے کے لئے کتنا انذار ہے وہ آپ کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہے۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا
ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا
اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں
دھریگا ان کا ایمان کھویا جائے گا۔"

اب خدا تعالیٰ کے نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی دفتر سوم کی بنیاد بھی ڈال دی ہے۔ وہ عورتیں اور لڑکیاں جو ابھی تک دفتر اوّل اور دفتر دوم میں شامل نہ ہو سکی تھیں۔ ان کے لئے موقع ہے کہ وہ دفتر سوم میں شامل ہو کر مجاہدین کی اس فوج میں شامل ہوں جو اشاعت اسلام میں حصہ لے رہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے لئے ماہ ستمبر کا آخری ہفتہ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے جد و جہد کرنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنے حالات کے مطابق آگے پیچھے بھی کیا جا سکتا ہے

ہر لجنہ اس ہفتہ کے ختم ہونے کے بعد اپنی مساعی سے مرکز کو باخبر کرے جس لجنہ کی رپورٹ اس سلسلہ میں نہیں ملے گی سمجھا جائے گا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی کام نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اشاعت اسلام کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنیکی توفیق دیتا چلا جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۹ش/۱۹۷۰ء اپنا مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی حکم ہے کہ ہر مجلس کی نمائندگی سالانہ اجتماع میں ہو۔ قائدین حضرات ابھی سے اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس مبارک اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ اپنا چندہ سالانہ اجتماع و اشاعت لٹریچر ۳۰ تبوک ۱۳۴۹ ش سے پہلے ادا فرمائیں

(قائد مال انصار اللہ)

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں
پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے مخلصین

صوبہ سندھ

مکرم چوہدری حسن محمد صاحب	لطیف نگر
〃 〃 فضل احمد صاحب	〃 〃
جماعت احمدیہ	گوٹھ شہر پور
〃 بشیر احمد صاحب	گوٹھ عبدالحمید
〃 شیخ محمود احمد صاحب	دادھن
〃 چوہدری محمد علی صاحب	باندھی
〃 چوہدری الہ دین صاحب	گوٹھ بشیر احمد
〃 بشیر احمد صاحب	〃 〃
جماعت احمدیہ	〃 〃
〃 چوہدری بشارت احمد مبارک احمد	کوٹ مولابخش
〃 علی اکبر خان صاحب بلوچ	کمال ڈیرہ
〃 رستم علی صاحب	〃 〃
〃 عبدالحمید صاحب	محراب پور
〃 ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	لاکھا روڈ
〃 چوہدری بوٹے خان صاحب	گوٹھ عبدالحمید
〃 عطا محمد صاحب مع برادران	〃 〃
〃 مولوی عطاء اللہ صاحب	جمال پور
〃 محمد اسحاق صاحب	〃 〃
〃 محمد ریاض صاحب	〃 〃
〃 عبدالوارث صاحب	ہورو
〃 چوہدری غلام محمد چیمہ صاحب	گوٹھ غلام محمد
〃 ملک عبدالرزاق صاحب	کرنڈی
〃 محمد یعقوب صاحب	〃
〃 ثناء اللہ صاحب	〃
〃 منظور احمد صاحب	〃
جماعت احمدیہ	〃
〃 محمد اسلم صاحب	باندھی
〃 ڈاکٹر محمد ارشاد صاحب	بھریا روڈ
〃 عبدالحق صاحب مع اہل و عیال	چک ۱۰۲ آدھ
〃 چوہدری غلام قادر صاحب مع بچگان	〃 〃
〃 طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب	〃 〃
〃 چوہدری نذیر احمد صاحب مع اہل و عیال	〃
〃 〃 فرزند علی صاحب	〃 〃
〃 چوہدری منور احمد صاحب مع اہل و عیال	〃 〃
〃 〃 ناصر احمد صاحب	گوٹھ غلام محمد
〃 〃 مختار احمد صاحب	〃 〃
〃 〃 مشتاق احمد 〃	〃 〃
〃 محمد صادق صاحب	نور نگر
〃 ملک سلطان احمد صاحب	کنجیری
〃 ماسٹر فضل دین صاحب فاروق	〃 〃
〃 چوہدری روشن دین صاحب	〃 〃
〃 صوفی غلام محمد صاحب	چک ۲۲ تعلقہ الفکا پور
〃 رانا اسد اللہ خان	حیدرآباد
〃 شریف احمد ظفر	حیدرآباد

جماعت احمدیہ	مہدی آباد
مکرم چوہدری بشیر احمد	کوٹ مولابخش
جماعت احمدیہ	بدین
〃 غلام قادر الفضال	شریف آباد
〃 رحمت علی صاحب 〃	〃 〃
〃 منشی فضل دین صاحب	پیرو جیجی
〃 محمد اقبال صاحب	〃 〃
〃 سیٹھ محمد صادق صاحب	بنجا سرود
〃 ڈاکٹر قمر احمد صاحب	〃 〃
〃 ماسٹر محمد نواز صاحب	انور آباد
〃 مکرم عبدالغفار صاحب	حیدرآباد
〃 چوہدری غلام حیدر راجپوت	گوٹھ قادر کا

مشرقی پاکستان

〃 کیپٹن داؤد احمد چوہدری جیسور	
〃 فرید احمد صاحب	نرائن گنج
〃 قاسم علی احمد صاحب	احمد نگر
〃 عبدالحکیم صاحب	〃 〃
محترمہ والدہ عبدالرشید صاحب	نرائن گنج
〃 عائشہ عشرت اہلیہ مسعود الرحمن	〃 〃
〃 ابوالبشر صاحب پٹواری	چاند کھیا
〃 ناصر احمد صاحب تسنیم	چاٹگانگ
〃 مولوی عبدالمتین صاحب	صاحب تیج گاؤں
〃 مولوی لے عزیز صاحب	〃 〃
〃 منشی کفیل الدین صاحب	برہمن بڑیہ
〃 عبدالصمد خان صاحب	〃 〃
〃 مولوی سید احمد صاحب	باری سال
〃 مولوی حامد حسن صاحب	دیناج پور
〃 مولوی ثناء اللہ صاحب	〃 〃
〃 مولوی شیخ جناب علی صاحب	سندربن
〃 〃 شمس الرحمان صاحب J.C.	〃 〃
〃 〃 صمد علی غازی صاحب	〃 〃
〃 〃 رستم علی غازی	〃 〃
〃 سید علی سردار صاحب	〃 〃
〃 ڈاکٹر محمد موسے انسپکٹر	
تحریک جدید	سندربن
〃 عبدالحمید آف R.M.S	ڈھاکہ
〃 الحاج ایس ایم سلیمان	〃
〃 چوہدری عزیز احمد صاحب ڈینس	〃
〃 〃	〃
منتخب والد صاحب	〃
〃 مرزا لیاقت علی صاحب	〃
محترمہ ریحانہ خورشید صاحبہ	〃
محترم ایم این محمد صاحب	〃
محترمہ رقیہ سلطانہ صاحبہ	〃
محترم خواجہ نعیم احمد صاحب	〃

سالانہ اجتماع انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کا سالانہ اجتماع ان شاء اللہ العزیز عنقریب ربوہ میں اپنی پوری شان اور روحانی ماحول میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔ جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پچھلے سالوں کے مقابلہ پر بہت زیادہ تعداد میں زائرین اور اراکین شامل ہو رہے ہیں۔ اسی کے مطابق مرکز کو جملہ انتظامات کرنے ہوں گے۔ آپ مرکز کے ساتھ اس طرح تعاون کر سکتے ہیں کہ ہر مجلس اپنا چندہ سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر سو فیصدی ۳۰ تبوک (۲۰ ستمبر) تک مرکز میں بھجوا دیں۔ اس میں ہرگز کوتاہی نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ
اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ آرٹس اور سائنس مضامین شروع ہے۔ جو کہ ۱۹ اگست سے ۲۰ ستمبر تک ۱۰/۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا پوتا محمد یاسین عمر ۳ ½ سال عرصہ ۱۵۔۲۰ دن سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس بچہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں

(شیخ غلام محمد شیخوپورہ)

۲۔ مکرم رحیم بخش صاحب صدر جماعت لمپ احمد آباد تحصیل دعبہ ضلع سیالکوٹ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد عربک ٹیچر سانگلہ ہل)

۳۔ میرے میاں رؤف احمد خان صاحب (C.S.P) ٹریننگ کی غرض سے گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے اُن کی کامیابی کے لئے درخواست کرتی ہوں۔ نیز میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

(مسز رؤف احمد خان لاہور کینٹ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ فزکس میں ایک گریجویٹ لائبریرین کی ضرورت ہے۔ بی۔ اے کا گریڈ ۱۱۵۔۱۰۔۲۵۰ دیا جائیگا کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں ترقی کی امید ہے خواہشمند نوجوان اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کیساتھ درخواستیں جلد بھجوا دیں اور ربوہ آنے پر فوراً صدر صاحب شعبہ فزکس یا پرنسپل سے ملیں مستقل ملازمت کے خواہشمند ہی درخواست بھجوائیں

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت ہے

ایک محنتی اور تجربہ کار احمدی خانساماں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار یا حسب قابلیت دی جائے گی۔

خواہشمند دوست اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں یا خود آ جائیں۔

طاہر احمد ہاشمی نور ہسپتال ۱۹/۱۱ ST-۲۸ فیڈرل بی ایریا – کراچی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۳۷

مَیں الحاجہ امۃ اللہ زوجہ الحاج محمد عبداللہ صاحب قوم سیٹھل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت اکتوبر ۱۹۳۲ء ساکن محلہ برجی والا جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات ۱۰۰/- روپے

۲- زیورات طلائی ورنی بہ توکے مالیتی ۶۰۰/- روپے

۳- انشورنس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کے پانچ حصص ۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ اللہ زوجہ محمد عبداللہ ساکن محلہ برجی والا جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ بی۔ اے سیکشن آفیسر (ریٹائرڈ) خاوند موصیہ سکنہ برجی والا جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد عبدالعزیز ایم۔ اے محلہ برجی والا جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۸

مَیں الحاج محمد عبداللہ ولد میاں عنایت اللہ صاحب قوم سیٹھل چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۷۵ سال بیعت اکتوبر ۱۹۳۲ء ساکن محلہ برجی والا جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱- مکان رہائشی واقعہ جھنگ صدر مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے۔

۲- امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ۳۰۵۰/- روپے۔

۳- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ حکومت پاکستان ۳۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۲۰/- روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبداللہ سیکشن آفیسر محلہ برجی والا جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد عبدالعزیز بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایس ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن محلہ برجی والا جھنگ صدر۔ گواہ شد علی محمد محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۹

مَیں چوہدری رشید احمد جاوید ولد چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ چندھڑ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کشمیر کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۲۵/- روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ رشید احمد جاوید کشمیر کالونی کراچی۔ گواہ شد نعیم احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد عبدالمجید ایڈیشنل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۱۴۰

مَیں حلیمہ بیگم زوجہ نبی احمد صاحب قوم بلوچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حلیمہ بیگم

گواہ شد:- نبی احمد خاوند موصیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔

گواہ شد:- شیخ عبدالعزیز چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۱۴۱

مَیں ملک محمد عبداللہ ولد ملک صالح محمد صاحب قوم ریحان پیشہ زمیندارہ و ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن احمد نوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- زرعی زمین ۵ ایکڑ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۱/- روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ملک محمد عبداللہ ساکن احمد نوالہ ۵ جنوبی ضلع سرگودھا

گواہ شد:- عنایت اللہ اسسٹنٹ سیکرٹری بیت المال ضلع سرگودھا

گواہ شد:- مرزا بشیر احمد بی اے نائب مدرس حلقہ ... ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۱۴۲

مَیں عنایت بیگم زوجہ علی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۲۲ دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن چک ۹۱-۲/۱۰-R محمود آباد ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

۲- زیور طلائی ۲ تولے مالیتی ۳۵۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- عنایت بیگم چک ۹۱-۲/۱۰-R محمود آباد ضلع ملتان۔

گواہ شد:- علی محمد خاوند موصیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۱-۲/۱۰-R محمود آباد ضلع ملتان

گواہ شد۔ حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ رحمان آباد۔ ضلع نوابشاہ سندھ

مسل نمبر ۲۰۱۴۳

مَیں محمد جمیل ولد چوہدری فضل قادر صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ پٹواری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال۔ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- اراضی ۱/۲ کلہ واقع چک ۲۰۲/گ ب ضلع لائل پور مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ پنشن کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد جمیل چک ۱۶۱/۱۰-R ضلع ملتان

گواہ شد:- محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال۔ گواہ شد:- عبدالغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانیوال۔

اسلام کی ترقی نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت کیساتھ وابستہ ہے

تہجد اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے وقف کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ القریش کی آیت فلیعبدوا ربّ ھٰذا البیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلیعبدوا ربّ ھٰذا البیت دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بیشک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں مگر ذکرِ الٰہی کرنا۔ مساجد میں بیٹھنا۔ راتوں کو اُٹھ کر تہجد ادا کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں مگر ہماری جماعت کی توجہ ان کی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں ان میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنے والے لوگ اور تیری عبادت میں اپنا وقت گزارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جِلا نہیں پاتا۔ جلاءِ نفس ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی مَیں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی کے ساتھ پڑھیں۔ لوگ سنتیں جلدی جلدی ختم کر کے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاہور میں جن دنوں امِّ طاہر بیمار تھیں مَیں متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہا اور مَیں نے دیکھا کہ آخر پندرہ بیس دن کے بعد جماعت کو یہ عادت ہوئی کہ وہ آہستہ آہستہ نماز پڑھے۔ امام کے ساتھ تو آہستہ نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے تو امام رکوع میں ہی ہو اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹ پٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے جو نہایت نامناسب اور اسلامی تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکرِ الٰہی پر زور دیں کیونکہ اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی۔ ۔ ۔

آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔ پس مصلّے پر بیٹھنے کے معنے نکمّاپن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے۔ اگر تین گھنٹے وہ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بیشک بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کر لے گا جو باقی ۲۴ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے۔ پس عبادت کی کثرت، تہجد اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ مَیں بتا چکا ہوں کہ ابھی ہماری جماعت میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جنہوں نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوں اور پھر جو اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں ان میں سے بھی ایک حصہ ایسا ہے جو اپنے فرائض کو نہیں سمجھتا "

تفسیر کبیر سورۃ القریش
صفحہ ۲۴۵-۲۴۶

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
روزنامہ الفضل ربوہ
خود خرید کر پڑھے

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ)

خاکسار اپریل کے آخر میں پتّہ کی تکلیف اور انتڑیوں میں رکاوٹ کے باعث شدید طور پر بیمار ہو گیا تھا۔ گو پتّہ کی سوزش کی تکلیف تو اس سے قبل کئی ماہ سے تھی لیکن اپریل کے آخری دنوں میں اس تکلیف کے ساتھ ساتھ انتڑیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی اور اس کی وجہ سے غذا بند ہو گئی۔ یہ حالت کئی دن تک جاری رہی جس کی وجہ سے انتہائی کمزوری ہو گئی۔ چونکہ اس حالت کا زیادہ دیر تک رہنا بے حد تشویش لئے ہوئے تھا اس لئے ڈاکٹروں نے کمزوری اور نقاہت کے باوجود اپریشن کے ذریعہ اس رکاوٹ کو دُور کیا اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ حد درجہ کمزوری کے باوجود اپریشن کامیاب رہا۔

اس تمام عرصۂ بیماری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص توجہ سے اور بزرگان و عزیزان نے بڑے خلوص اور محبت کے ساتھ میری شفایابی کے لئے دعائیں کیں۔ بہت سے احباب ہسپتال آ کر مزاج پرسی کرتے رہے یا بذریعہ تار و خطوط میری صحت دریافت کرتے رہے۔ مَیں ان تمام احباب و بزرگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مَیں چار ماہ باہر رہنے کے بعد گزشتہ ہفتہ واپس جہلم آ گیا ہوں لیکن ابھی نقاہت بہت ہے اور آئندہ کچھ عرصہ تک پتّہ کا اپریشن بھی ہونے والا ہے۔ احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس اپریشن کو بھی کامیاب فرمائے اور بیماری کی اصل جڑ کو دُور کر کے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

اس دوران بہت سی تاریں اور خطوط آئے ہیں مَیں کوشش کرونگا کہ فرداً فرداً ان سب کا جواب دے سکوں لیکن فی الحال کمزوری کی وجہ سے قاصر ہوں لہٰذا بذریعہ الفضل ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

وقفِ جدید کے زیرِ انتظام قرآن مجید کے مراکز

احباب کو علم ہے کہ کئی اصحاب نے وقفِ جدید کے زیرِ انتظام قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے اور معلمین کے مختلف مراکز میں کام کرنے کے سلسلے میں اپنے اپنے عطیہ جات سے وقفِ جدید کو مضبوط بنانے میں حصّہ لیا ہے اور وہ مستقل طور پر اعانت فرما رہے ہیں۔ لیکن ابھی کئی جماعتیں ہیں جہاں اگر معلمین مقرر کئے جاویں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے قرآن مجید کی برکات کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکتا ہے۔ پس ایسے اصحاب ہمیں اپنے اسماءِ گرامی سے فوری طور پر مطلع فرماویں جو ان جماعتوں میں معلمین کے قیام میں حصّہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے فضلوں کے دروازے کھول دے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجّہ ہوں

انشاء اللہ العزیز ۸ ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے نتیجہ امتحان اور مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)